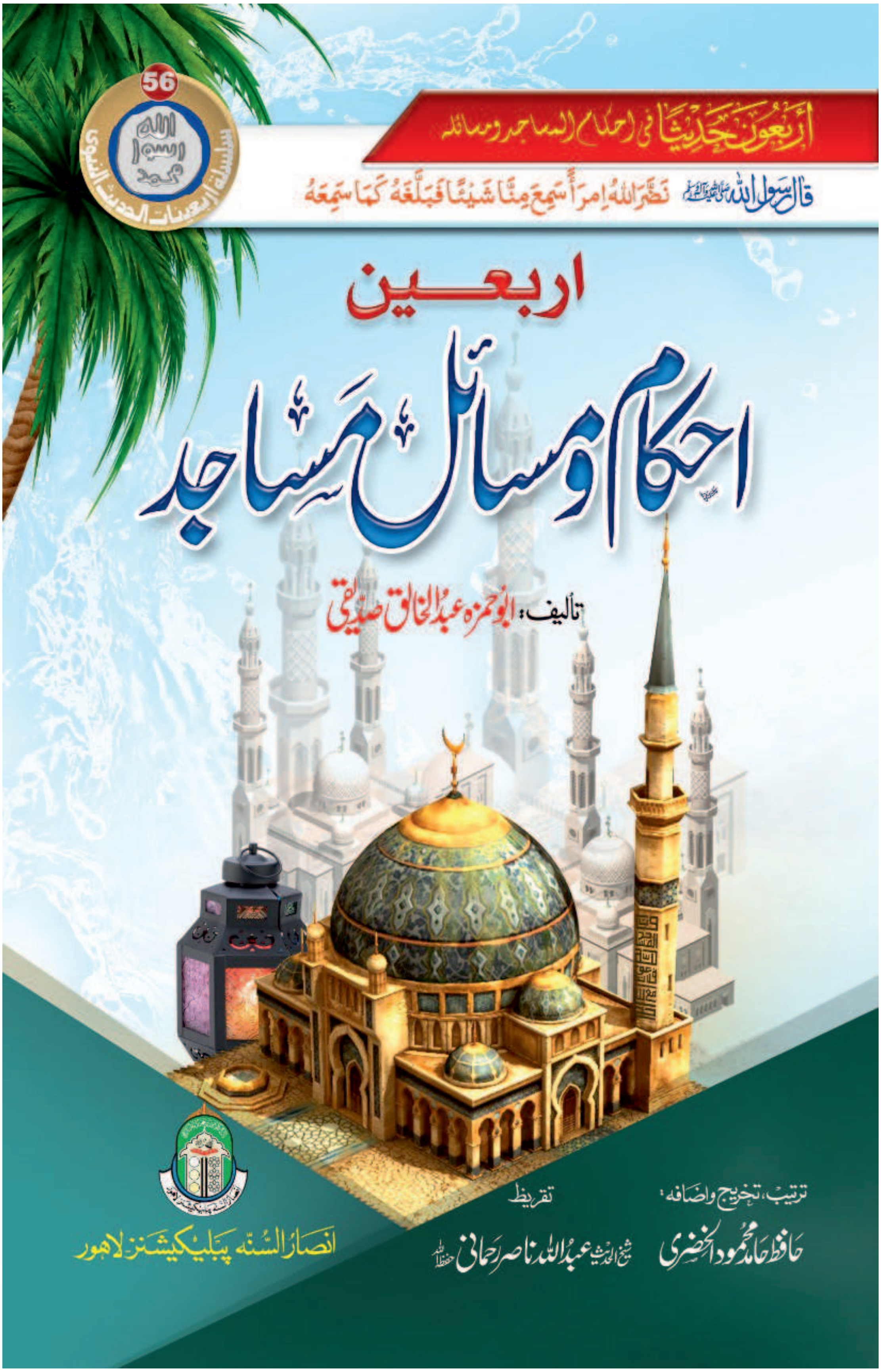


www.assunnah.live

قال رسول الله ﷺ:

نَضَّرَ اللهُ اِمرأً سَمِعَ مِنَّا شَيْئًا فَبَلَّغَهُ كَمَا سَمِعَهُ

56

سلسلة اربعينات الحديث النبوي

أربعون حديثا

فِى أَحْكَامِ الْمَسَاجِدِ وَمَسَائِلِهَا

اربعین

احکام ومسائل مساجد

تالیف:

ابوحمزہ عبدالخالق صدیقی

ترتیب، تخریج واضافہ:

حافظ حامد محمود الخضری

تقریظ

شیخ الحدیث عبداللہ ناصر رحمانی حفظہ اللہ

انصار السنہ پبلیکیشنز۔ لاہور

نام کتاب: **اربعین احکام ومسائل مساجد**

تألیف: **ابو حمزہ عبد الخالق صدیقی**

ترتیب، تخریج واضافہ: **حافظ حامد محمود الخضری**

تقریظ: **شیخ الحدیث عبد اللہ ناصر رحمانی حفظہ اللہ**

اہتمام: محمد رمضان محمدی، محمد سلیم جلالی

ناشر: ابو مومن منصور احمد

اسلامی اکادمی، الفضل مارکیٹ، 17-اردو بازار لاہور فون: **042-37357587**

Dar-us-Salam

486 ATLANTIC AVE, BROOKLYN, NY 11217
TEL(718) 625-5925 FAX:(718) 625-1511
E-Mail: darussalamny@hotmail.com
Web Site: www.darussalamny.com

Email:akmian311@gmail.com
Web Site: www.assunnah.live

فہرست مضامین

بسم اللہ الرحمن الرحیم

تقریظ

اَلْحَمْدُلِلّٰهِ الَّذِىْ أَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ مُحَمَّدًا ﷺ بَشِيْرًا وَّنَذِيْرًا، وَّدَاعِيًا إِلَى اللّٰهِ بِإِذْنِهِ وَسِرَاجًا مُّنِيْرًا، بَعَثَهٗ رَحْمَةً لِّلْعَالَمِيْنَ، وَمُعَلِّمًا لِّلْأُمِّيِّيْنَ، بِلِسَانٍ عَرَبِيٍّ مُّبِيْنٍ، فَقَالَ سُبْحَانَهٗ -وَهُوَ أَصْدَقُ الْقَائِلِيْنَ - ﴿هُوَ الَّذِىْ بَعَثَ فِى الْاُمِّيّٖنَ رَسُوْلًا مِّنْهُمْ يَتْلُوْا عَلَيْهِمْ اٰيٰتِهٖ وَ يُزَكِّيْهِمْ وَ يُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَ الْحِكْمَةَ ۚ وَ اِنْ كَانُوْا مِنْ قَبْلُ لَفِىْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ۙ﴾ [الجمعة : 2]۔ وَصَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَصَحَابَتِهٖ أَجْمَعِيْنَ، وَتَابِعِيْهِمْ وَمَنْ تَبِعَهُمْ بِإِحْسَانٍ إِلٰى يَوْمِ الدِّيْنِ۔ أَمَّا بَعْدُ!

عہد قدیم کے عرب جو دین ابراہیمی کے حامل تھے، وہ شرک و بت پرستی میں بہت آگے نکلے ہوئے تھے اور اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر انہوں نے بہت سے معبود تجویز کر لیے تھے اور یہ عقیدہ رکھتے تھے کہ یہ خود ساختہ معبود کائنات کے نظم و انتظام میں اللہ کے ساتھ شریک ہیں اور نفع و نقصان پہنچاتے ہیں، زندہ رکھنے اور مارنے کی ذاتی صلاحیت و قدرت کے مالک ہیں۔ چنانچہ پوری عرب قوم بتوں کی پرستش میں ڈوب چکی تھی، ہر قبیلہ اور علاقہ کا علیحدہ علیحدہ معبود تھا، بلکہ یہ کہنا صحیح ہوگا کہ ہر گھر صنم خانہ تھا۔ حتیٰ کہ خود کعبۃ اللہ کے اندر اور اس کے صحن میں تین سو ساٹھ بت تھے، اس لیے وہ لوگ ایک نبی مرسل کے ذریعہ ہدایت و راہنمائی کے شدید محتاج تھے۔ اس وقت اللہ نے ان پر کرم کیا اور آخر الزمان پیغمبر جناب محمد ﷺ کو مبعوث فرمایا:

﴿هُوَ الَّذِىْ بَعَثَ فِى الْاُمِّيّٖنَ رَسُوْلًا مِّنْهُمْ يَتْلُوْا عَلَيْهِمْ اٰيٰتِهٖ وَ يُزَكِّيْهِمْ

﴿ وَ يُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَ الْحِكْمَةَ ۗ وَ اِنْ كَانُوْا مِنْ قَبْلُ لَفِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ۙ﴾

[الجمعة : 2]

''اُسی نے ان پڑھ لوگوں میں انہی میں سے ایک رسول بھیجا ہے، جو انہیں اس کی آیتیں پڑھ کر سناتے ہیں، اور انہیں (کفر وشرک کی آلائشوں سے) پاک کرتے ہیں، اور انہیں قرآن وسنت کی تعلیم دیتے ہیں، بے شک وہ لوگ اُن کی بعثت سے قبل صریح گمراہی میں مبتلا تھے۔''

سورۃ الشوریٰ میں ارشاد فرمایا:

﴿ وَ اِنَّكَ لَتَهْدِيْۤ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ۙ﴾ [الشورى: 52]

''(اے میرے نبی!) آپ یقیناً لوگوں کو سیدھی راہ دکھاتے ہیں۔''

رسول اللہ ﷺ نے منصب رسالت کے تقاضوں کو پورا کرتے ہوئے ہر ہر پیغام الٰہی جس پیغام کے پہنچانے کا آپ کو مکلف ٹھہرایا گیا تھا اسے پوری ذمہ داری سے پہنچا دیا، اس میں کوئی کمی بیشی نہیں کی۔

﴿ يٰۤاَيُّهَا الرَّسُوْلُ بَلِّغْ مَاۤ اُنْزِلَ اِلَيْكَ مِنْ رَّبِّكَ ؕ وَ اِنْ لَّمْ تَفْعَلْ فَمَا بَلَّغْتَ رِسَالَتَهٗ ؕ وَ اللّٰهُ يَعْصِمُكَ مِنَ النَّاسِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْكٰفِرِيْنَ ۝﴾

[المائدة : 67]

''اے رسول! آپ پر آپ کے رب کی جانب سے جو نازل کیا گیا ہے، اسے پہنچا دیجیے، اور اگر آپ نے ایسا نہیں کیا تو گویا آپ نے اس کا پیغام نہیں پہنچایا اور اللہ لوگوں سے آپ کی حفاظت فرمائے گا، بے شک اللہ کافروں کو ہدایت نہیں دیتا ہے۔''

علامہ شوکانی رحمہ اللہ اس آیت کے تحت ''فتح القدیر'' میں لکھتے ہیں کہ ''بَلِّغْ مَاۤ اُنْزِلَ اِلَيْكَ'' کے عموم سے یہ بات سمجھ میں آتی ہے کہ رسول اللہ ﷺ پر اللہ عزوجل کی طرف سے

واجب تھا کہ ان پر جو کچھ وحی ہورہی ہے لوگوں تک بے کم وکاست پہنچائیں، اس میں سے کچھ بھی نہ چھپائیں اور یہ اس بات کی دلیل ہے کہ آپ ﷺ نے اللہ کے دین کا کوئی حصہ خفیہ طور پر کسی خاص شخص کو نہیں بتایا جو اوروں کو نہ بتایا ہو۔ انتھی۔ [1]

اسی لیے صحیحین میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ:

((مَنْ حَدَّثَكَ أَنَّ مُحَمَّدًا ﷺ كَتَمَ شَيْئًا مِمَّا أُنْزِلَ عَلَيْهِ فَقَدْ كَذَبَ، وَاللّٰهُ يَقُوْلُ: ﴿يَٰٓأَيُّهَا ٱلرَّسُولُ بَلِّغْ مَآ أُنزِلَ إِلَيْكَ مِن رَّبِّكَ...﴾ الآية))

''جو کوئی یہ گمان کرے کہ محمد ﷺ نے وحی کا کوئی حصہ چھپا دیا تھا وہ جھوٹا ہے۔ پھر آپ ﷺ نے اسی آیت کی تلاوت کی۔'' [2]

پس اللہ تعالیٰ کا دین کامل، مکمل اور اکمل ہے اور یہ اللہ تعالیٰ کا امتِ محمدیہ علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام پر احسان عظیم ہے، انہیں اب نہ کسی دوسرے دین کی ضرورت ہے اور نہ ہی کسی دوسرے نبی کی۔

﴿ٱلْيَوْمَ أَكْمَلْتُ لَكُمْ دِينَكُمْ وَأَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِى وَرَضِيتُ لَكُمُ ٱلْإِسْلَٰمَ دِينًا﴾ [المائدۃ : 3]

''آج میں نے تمہارے لیے تمہارا دین مکمل کر دیا اور اپنی نعمت تم پر پوری کر دی اور اسلام کو بحیثیت دین تمہارے لیے پسند کر لیا۔''

امام احمد اور بخاری ومسلم وغیرہم نے طارق بن شہاب رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ ایک یہودی عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور کہا کہ اے امیر المومنین! آپ لوگ اپنی کتاب میں ایک ایسی آیت پڑھتے ہیں کہ اگر وہ ہم پر نازل ہوئی ہوتی تو اس دن کو ہم ''یومِ عید'' بنا لیتے۔

---

[1] فتح القدیر : 488/1۔

[2] صحیح بخاری، کتاب التفسیر، رقم : 4612۔

انہوں نے پوچھا، وہ کون سی آیت ہے؟ یہودی نے کہا: ﴿ اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ ۔۔۔ الآیة﴾ تو امیر عمر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ اللہ کی قسم! میں اس دن اور اس وقت کو خوب جانتا ہوں جب یہ آیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوئی تھی۔ یہ آیت جمعہ کے دن، عرفہ کی شام میں نازل ہوئی تھی۔

اللہ تعالیٰ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر کتاب وحکمت یعنی قرآن وسنت دونوں نازل کیے۔ لہٰذا دین کتاب وسنت کا نام ہے۔

﴿ وَمَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوٰى ۝ اِنْ هُوَ اِلَّا وَحْيٌ يُّوْحٰى ۝ ﴾ [النجم : 3-4]

''اور وہ اپنی خواہش نفس کی پیروی میں بات نہیں کرتے ہیں۔ وہ تو وحی ہوتی ہے جو ان پر اتاری جاتی ہے۔''

سورۃ النساء میں ارشاد فرمایا:

﴿ وَ اَنْزَلَ اللّٰهُ عَلَيْكَ الْكِتٰبَ وَ الْحِكْمَةَ ﴾ [النساء : 113]

''اور اللہ نے آپ پر کتاب وحکمت یعنی قرآن وسنت دونوں نازل کیا۔''

صاحب ''فتح البیان'' لکھتے ہیں: یہ آیت کریمہ دلیل بین ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت وحی ہوتی تھی جو آپ کے دل میں ڈال دی جاتی تھی۔

حدیث نبوی ((تَسْمَعُوْنَ مِنِّيْ وَيُسْمَعُ مِنْكُمْ وَيُسْمَعُ مِمَّنْ يَسْمَعُ مِنْكُمْ)) میں احادیث کو لکھنے، سیکھنے، سکھانے اور دوسروں تک پہنچانے کی تلقین موجود ہے۔

امام نووی تقریب النواوی میں رقمطراز ہیں:

"عِلْمُ الْحَدِيْثُ مِنْ أَفْضَلِ الْقُرْبِ إِلٰى رَبِّ الْعَالَمِيْنَ وَكَيْفَ لَا يَكُوْنُ؟ هُوَ بَيَانُ طُرُقِ خَيْرِ الْخَلْقِ وَأَكْرَمِ الْأَوَّلِيْنَ وَالْآخِرِيْنَ"

''رب العالمین کے قریب کرنے والی چیزوں میں سب سے افضل علم حدیث ہے اور یہ کیسے نہ ہو حالانکہ وہ تمام مخلوق میں سے بہترین اور تمام اگلے اور پچھلے لوگوں میں سے معزز ترین شخصیت کے طریقے بیان کرتا ہے۔''

امام زہری سے امام حاکم نقل فرماتے ہیں:

"إِنَّ هٰذَا الْعِلْمَ أَدْبُ اللّٰهِ الَّذِيْ أَدَّبَهُ بِهِ نَبِيَّهُ ﷺ، وَأَدَّبَ النَّبِيُّ ﷺ أُمَّتَهُ بِهِ، وَهُوَ أَمَانَةُ اللّٰهِ عَلٰى رَسُوْلِهِ لِيُؤَدِّيَهُ عَلٰى مَا أُدِّيَ إِلَيْهِ" [1]

''یہ علم اللہ تعالیٰ کا وہ ادب ہے جو اس نے اپنے پیغمبر ﷺ کو سکھایا اور انہوں نے یہ اپنی امت کو بتایا تو یہ اللہ تعالیٰ کی اپنے رسول کے پاس امانت ہے کہ اسے وہ اپنی امت تک پہنچائیں۔''

محدثین اور علم حدیث سے شغف رکھنے والوں کی فضیلت میں یہ ارشاد نبوی بہت بڑی دلیل ہے۔

((نَضَّرَ اللّٰهُ إِمْرَأً سَمِعَ مِنَّا حَدِيْثًا فَحَفِظَهُ حَتّٰى يُبَلِّغَهُ غَيْرَهُ ـــ)) [2]

''اللہ تعالیٰ اس شخص کو خوش وخرم رکھے جو ہم سے حدیث سن کر یاد کرلے پھر اور لوگوں کو پہنچادے......۔''

مذکورہ حدیث پاک میں رسول اللہ ﷺ نے ان لوگوں کے لیے تروتازگی کی دعا فرمائی ہے جو رسول اللہ ﷺ نے مسجد خیف منیٰ میں اپنے آخری حج میں کی ہے۔

اور ایک دوسری حدیث میں رسول اللہ ﷺ نے محدثین کی تعدیل فرمائی۔ اس سے بڑھ کر اور کیا ہوگا؟ چنانچہ ارشاد فرمایا:

((يَحْمِلُ هٰذَا الْعِلْمَ مِنْ كُلِّ خَلَفٍ عُدُوْلُهُ يَنْفُوْنَ عَنْهُ تَحْرِيْفَ الْغَالِيْنَ وَانْتِحَالَ الْمُبْطِلِيْنَ وَتَأْوِيْلَ الْجَاهِلِيْنَ ـــ))

---

[1] معرفة علوم الحديث، ص: 63۔

[2] سنن ترمذی، كتاب العلم، رقم الحديث: 2668، عن زيد بن ثابت۔

''اس علم کو ہر زمانہ کے عادل حاصل کریں گے۔ اس میں زیادتی کرنے والوں کی تحریف وتبدیل اور باطل پسندوں کی حیلہ جوئی کو اور جاہلوں کی بے جا تاویلوں کو دور کرتے رہیں گے۔''

امام علی بن المدینی فرماتے ہیں:

''هُمْ أَصْحَابُ الْحَدِيْثِ۔''[1]

''وہ اہل حدیث ہیں۔''

ایک اور حدیث میں وارد ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

((اَللّٰهُمَّ ارْحَمْ خُلَفَائِيْ . قُلْنَا يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! وَمَنْ خُلَفَائُكَ؟ قَالَ ﷺ: اَلَّذِيْنَ مِنْ بَعْدِيْ يَرَوْنَ أَحَادِيْثِيْ وَسُنَّتِيْ وَيُعَلِّمُوْهَا النَّاسَ .))[2]

''اے اللہ! میرے خلفاء پر رحم فرما۔ صحابہ نے عرض کیا کہ آپ کے خلفاء کون ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: وہ لوگ جو میرے بعد آئیں گے۔ میری حدیثوں کو روایت کریں گے۔ اور میری سنتوں کی لوگوں کو تعلیم دیں گے۔''

چنانچہ محدثین نے حدیث وسنت کی تدوین وجمع کے لیے اپنی جہدِ مخلصہ بذل کیں۔ حدیث وسنت کی چھان پھٹک کے لیے اصول وضوابط قائم کیے۔ اصول حدیث اور اسماء الرجال کے نام سے بڑی بڑی ضخیم کتب مرتب کیں جو کہ امت محمدیہ ﷺ کا میزہ اور خاصہ ہے۔ جَزَاهُمُ اللّٰهُ فِی الدَّارِيْنِ۔

رسول اللہ ﷺ کی حدیث ہے:

((مَنْ حَفِظَ عَلٰى أُمَّتِيْ أَرْبَعِيْنَ حَدِيْثًا يَنْتَفِعُوْنَ بِهَا بَعَثَهُ اللّٰهُ يَوْمَ

---

[1] شرف أصحاب الحديث، ص : 27۔

[2] شرف أصحاب الحديث، ص : 31۔

الْقِيَامَةِ فَقِيْهًا عَالِمًا۔)) [1]

''میری امت میں سے جس شخص نے چالیس احادیث جن سے لوگ انتفاع کرتے ہیں، حفظ کرلیں تو اللہ تعالیٰ روزِ قیامت اسے زمرۂ فقہاء و علماء سے اٹھائے گا۔''

یہ روایت جن متعدد صحابہ سے مروی ہے ان میں علی بن ابی طالب، عبداللہ بن مسعود، معاذ بن جبل، ابوالدرداء، عبداللہ بن عمر، ابن عباس، انس بن مالک، ابوہریرہ اور ابوسعید خدری رضی اللہ عنہم کے نام شامل ہیں۔

ایک دوسری روایت میں ''فِیْ زُمْرَةِ الْفُقَهَاءِ وَالْعُلَمَاءِ'' کے الفاظ مروی ہیں اور ایک روایت میں ''وَكُنْتُ لَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ شَافِعًا وَشَهِيْدًا'' کے الفاظ مروی ہیں اور ابن مسعود کی روایت میں ''قِيْلَ لَهُ ادْخُلْ مِنْ أَيِّ أَبْوَابِ الْجَنَّةِ شِئْتَ'' کے الفاظ مروی ہیں۔ جبکہ ابن عمر کی روایت میں ''كُتِبَ فِيْ زُمْرَةِ الْعُلَمَاءِ وَحُشِرَ فِيْ زُمْرَةِ الشُّهَدَاءِ'' کے الفاظ مروی ہیں۔

لیکن یہ روایات عام طور پر ضعیف بلکہ منکر اور موضوع ہیں۔ امام نووی اور حافظ ابن حجر نے تحقیق کرنے کے بعد واضح کیا ہے کہ ان تمام احادیث کی جملہ روایات انتہائی ضعیف اور ناقابل قبول ہیں، اور ان کا ضعف بھی ایسا ہے، جسے تقویت نہیں ہوسکتی۔ [2]

مگر محدثین کی حدیث کے ساتھ محبت کا اندازہ اس بات سے لگایا جاسکتا ہے کہ اس حدیث کو بنیاد بنا کر ''اَلْأَرْبَعُوْنَ، اَلْأَرْبَعِيْنَاتُ'' کے نام سے کتب مرتب کردیں۔

الأربعون سے مراد حدیث کی وہ کتاب ہے جس میں کسی ایک باب سے متعلق احادیث یا

---

[1] العلل المتناهية : 111/1۔ المقاصد الحسنة : 411۔

[2] تفصیل کے لیے دیکھیں:المقاصد الحسنة، ص : 411۔ مقدمة الأربعين للنووى، ص : 28۔ 46۔ شعب الإيمان للبيهقى : 271/2، برقم : 1727۔

مختلف ابواب سے یا مختلف اسانید سے چالیس احادیث جمع کی جائیں۔ اس طرح کی تصانیف کا اصل سبب یہی بیان کردہ احادیث ہیں جن میں چالیس احادیث جمع کرنے والے کے لیے بہت فضیلت بیان کی گئی ہے اور اسے بشارت دی گئی ہے۔ اس طرز پر تصنیف کرنے والوں میں اولین کتاب امام عبداللہ بن المبارک (م 181ھ) کی ہے۔ اسی طرح حافظ ابونعیم (م 430ھ)، حافظ ابوبکر آجری (م 360ھ)، حافظ ابواسماعیل عبداللہ بن محمد الہروی (م 481ھ)، ابوعبدالرحمٰن السلمی (م 412ھ)، حافظ ابوالقاسم علی بن الحسن المعروف ابن عساکر (م 571ھ) اور حافظ محمد بن محمد الطائی (م 555ھ) نے "اَلْأَرْبَعِيْنَ فِيْ اِرْشَادِ السَّائِرِيْنَ إِلٰى مَنَازِلِ الْمُتَّقِيْنَ"، حافظ عفیف الدین ابوالفرج محمد عبدالرحمٰن المقری (م 618ھ) نے "أَرْبَعِيْنَ فِي الْجِهَادِ وَالْمُجَاهِدِيْنَ"، حافظ جلال الدین السیوطی (م 911ھ) نے "أَرْبَعُوْنَ حَدِيْثًا فِيْ قَوَاعِدِ الْأَحْكَامِ الشَّرْعِيَّةِ وَفَضَائِلِ الْأَعْمَالِ"، حافظ عبدالعظیم بن عبدالقوی المنذری (م 656ھ) نے "اَلْأَرْبَعُوْنَ الْأَحْكَامِيَّةِ"، حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر العسقلانی (م 852ھ) نے "اَلْأَرْبَعُوْنَ الْمُنْتَقَاةُ مِنْ صَحِيْحِ مُسْلِمٍ"، ابوالمعالی الفارسی نے "اَلْأَرْبَعُوْنَ الْمُخَرَّجَةُ فِي السُّنَنِ الْكُبْرٰى لِلْبَيْهَقِيّ" اور حافظ محمد بن عبدالرحمٰن السخاوی (م 902ھ) نے "اَرْبَعُوْنَ حَدِيْثًا مُنْتَقَاةٌ مِّنْ كِتَابِ الْأَدْبِ الْمُفْرَدِ لِلْبُخَارِيّ" تحریر کی۔ کتب اربعین میں سب سے زیادہ متداول اربعین نووی ہے۔ اس پر بہت سے علماء کے حواشی، شروحات اور زوائد موجود ہیں۔ اربعین نووی پر ہماری بھی مختصر مگر جامع شرح ہمارے موقّر مجلّہ ''دعوت اہل حدیث'' میں چھپ رہی ہے۔

أُحِبُّ الصَّالِحِيْنَ وَلَسْتُ مِنْهُمْ
لَعَلَّ اللّٰهَ يَرْزُقُنِي صَلَاحًا

ہمارے زیر سایہ ادارہ انصار السنہ پبلیکیشنز کے رئیس اور ہمارے انتہائی قریبی دوست

ابوحمزہ عبدالخالق صدیقی اور ادارہ کے رفیق سفر اور ہمارے انتہائی قابل اعتماد شخصیت حافظ حامد محمود الخضری، ہمارے ان دونوں بھائیوں کی کئی ایک موضوعات پر کتب اہل علم اور طلباء سے دادِ تحسین وصول کر چکی ہیں۔ اب انہوں نے مختلف موضوعات پر علی منہج المحدثین اَرْبَعِیْنَات جمع کی ہیں۔ "أَلْاَرْبَعُوْنَ فِی أَحْكَامِ الْمَسَاجِدِ وَمَسَائِلِهَا" زیورِ طباعت سے آراستہ ہوکر آپ کے ہاتھوں میں ہے۔ یہ کام انتہائی مبارک اور نافع ہے۔ اللہ تعالیٰ مؤلف، مخرج اور ناشر سب کو اجر جزیل عطا فرمائے اور اس کے نفع کو عام فرمادے۔

وَصَلَّى اللّٰهُ عَلٰى نَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى آلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَأَهْلِ طَاعَتِهٖ أَجْمَعِيْنَ .

وکتبہ

عبداللہ ناصر رحمانی

سرپرست: ادارہ انصار السنہ پبلی کیشنز

بسم اللہ الرحمن الرحیم

إِنَّ الْحَمْدَ لِلّٰهِ نَحْمَدُهُ، وَنَسْتَعِينُهُ، مَنْ يَّهْدِهِ اللّٰهُ فَلَا مُضِلَّ لَهُ، وَمَنْ يُّضْلِلْ فَلَا هَادِيَ لَهُ، وَأَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ . أَمَّا بَعْدُ:

مسجد کی تعمیر میں حصہ لینے والے

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿مَثَلُ الَّذِيْنَ يُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ كَمَثَلِ حَبَّةٍ اَنْۢبَتَتْ سَبْعَ سَنَابِلَ فِيْ كُلِّ سُنْۢبُلَةٍ مِّائَةُ حَبَّةٍ ؕ وَاللّٰهُ يُضٰعِفُ لِمَنْ يَّشَآءُ ؕ وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيْمٌ ۝﴾ (البقرة : 261)

اللہ تعالی نے ارشاد فرمایا: ''ان لوگوں کی مثال جو اللہ کی راہ میں اپنے مال خرچ کرتے ہیں، اس دانے کی سی ہے جس میں سے سات بالیاں نکلیں اور ہر بالی میں سو دانے ہوں اور اللہ جس کے لیے چاہے (اجر) بڑھا دیتا ہے اور اللہ وسعت والا، خوب جاننے والا ہے۔''

حدیث 1

((عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ، قَالَ: كَانَ مَوْضِعُ مَسْجِدِ النَّبِيِّ ﷺ لِبَنِي النَّجَّارِ ، وَكَانَ فِيهِ نَخْلٌ وَمَقَابِرُ لِلْمُشْرِكِينَ ، فَقَالَ لَهُمْ النَّبِيُّ ﷺ: ثَامِنُونِي بِهِ ، قَالُوا: لَا نَأْخُذُ لَهُ ثَمَنًا أَبَدًا ، قَالَ: فَكَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَبْنِيهِ وَهُمْ يُنَاوِلُونَهُ ، وَالنَّبِيُّ ﷺ يَقُولُ: أَلَا إِنَّ الْعَيْشَ عَيْشُ الْآخِرَهْ ، فَاغْفِرْ لِلْأَنْصَارِ وَالْمُهَاجِرَهْ .))[1]

[1] سنن ابن ماجه، كتاب المساجد، رقم 772، صحيح أبوداؤد، رقم: 477، 478.

''حضرت ابن بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں جہاں (آج) مسجد نبوی ہے وہ جگہ بنونجار قبیلہ کی تھی اس میں کچھ کھجوروں کے درخت تھے اور مشرکین کی قبریں تھیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بنونجار سے کہا: تم لوگ مجھ سے اس زمین کی قیمت لے لو۔ بنونجار نے عرض کیا: ہم اس کی قیمت آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے ہر گز نہیں لیں گے (بلکہ اللہ تعالیٰ سے اجر وثواب لیں گے)۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مسجد تعمیر فرماتے جا رہے تھے اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو اینٹیں اور گارا دیتے جاتے تھے اور ساتھ ساتھ یہ رجز پڑھتے جاتے تھے: زندگی تو بس آخرت کی زندگی ہے۔ یا اللہ انصار اور مہاجرین کی مغفرت فرما دے۔''

مساجد کو گزرگاہ نہ بناؤ

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی: ﴿وَّ اَنَّ الْمَسٰجِدَ لِلّٰهِ فَلَا تَدْعُوْا مَعَ اللّٰهِ اَحَدًا ۝۱۸﴾

(الجن : 18)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''اور یہ کہ مساجد اللہ کے لیے ہیں، پس اللہ کے ساتھ کسی کو مت پکارو۔''

حدیث 2

((وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: لَا تَتَّخِذُوْا الْمَسَاجِدَ طُرُقًا إِلَّا لِذِكْرٍ اَوْ صَلَاةٍ .)) [1]

''حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مساجد کو گزرگاہ نہ بناؤ ان میں صرف اللہ کا ذکر کرنے اور نماز پڑھنے کے لیے

[1] معجم كبير طبراني : 314/12، مجمع الزوائد : 24/2، سلسلة الصحيحة، رقم :1001.

آنا چاہیے۔"

مسجد صاف ستھری جگہ تعمیر کریں

حدیث 3

((وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: الْأَرْضُ كُلُّهَا مَسْجِدٌ إِلَّا الْمَقْبَرَةَ وَالْحَمَّامَ.)) ❶

"اور حضرت ابو سعد خدری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: قبرستان اور حمام کے علاوہ ساری زمین مسجد ہے۔"

گھر میں مسجد کی جگہ رکھنا

حدیث 4

((وَعَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: إِذَا قَضٰى أَحَدُكُمْ الصَّلٰوةَ فِي مَسْجِدِهٖ فَلْيَجْعَلْ لِبَيْتِهٖ نَصِيبًا مِّنْ صَلٰوتِهٖ فَإِنَّ اللّٰهَ جَاعِلٌ فِي بَيْتِهٖ مِنْ صَلٰوتِهٖ خَيْرًا.)) ❷

"اور حضرت جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم میں سے کوئی شخص مسجد میں اپنی (فرض) نماز ادا کر چکے تو کچھ حصہ (یعنی نفل نماز) اپنے گھر کے لیے بھی رکھے۔ اللہ تعالیٰ اس نماز کی وجہ سے اس کے گھر میں خیر

---

❶ سنن ترمذی، کتاب الصلاة، رقم: 317، سنن ابن ماجه، رقم: 745- محدث البانی نے اسے "صحیح" کہا ہے۔

❷ صحیح مسلم، کتاب صلوة المسافرين، رقم :1822.

و برکت عطاء فرمائے گا۔‘‘

قبرستان میں مسجد تعمیر کرنا منع ہے

حدیث 5

((وَعَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: فِي مَرَضِهِ الَّذِي لَمْ يَقُمْ مِنْهُ، لَعَنَ اللّٰهُ الْيَهُودَ وَالنَّصَارَى اتَّخَذُوا قُبُورَ أَنْبِيَائِهِمْ مَسَاجِدَ.)) [1]

’’اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مرض الموت میں یہ بات ارشاد فرمائی: اللہ کی لعنت ہو یہود و نصاریٰ پر اُنھوں نے اپنے انبیاء علیہم السلام کی قبروں کو مساجد بنا لیا۔‘‘

مسجد کی تعمیر میں سادگی کا خیال رکھا جائے

حدیث 6

((وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ رضی اللہ عنہما أَخْبَرَهُ: أَنَّ الْمَسْجِدَ كَانَ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ مَبْنِيًّا بِاللَّبِنِ وَالْجَرِيدِ.)) [2]

’’اور حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے عہد مبارک میں مٹی کی اینٹوں اور چھڑیوں سے مسجد تعمیر کی گئی ہے۔‘‘

---

[1] صحيح مسلم، كتاب المساجد، رقم: 1184.

[2] سنن ابو داؤد، كتاب الصلاة، رقم: 451۔ محدث البانی نے اسے ’’صحیح‘‘ کہا ہے۔

مساجد میں نقش ونگار قیامت کی نشانی ہے

حدیث 7

((وَعَنْ أَنَسٍ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى يَتَبَاهَى النَّاسُ فِي الْمَسَاجِدِ.)) ❶

''اور حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: قیامت اس وقت تک قائم نہیں ہوگی جب تک لوگ مساجد پر فخر نہ کرنے لگیں۔''

مسجد کی تعمیر کا اجر وثواب

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿ اِنَّمَا يَعْمُرُ مَسٰجِدَ اللّٰهِ مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَ الْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَ اَقَامَ الصَّلٰوةَ وَ اٰتَى الزَّكٰوةَ وَ لَمْ يَخْشَ اِلَّا اللّٰهَ فَعَسٰٓى اُولٰٓئِكَ اَنْ يَّكُوْنُوْا مِنَ الْمُهْتَدِيْنَ ۝۱۸ ﴾ (التوبة: 18)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''اللہ کی مسجدیں تو صرف وہ آباد کرتا ہے جو اللہ اور یوم آخرت پر ایمان لایا اور اس نے نماز قائم کی اور زکاۃ دی اور اللہ کے سوا کسی سے نہیں ڈرا، لہٰذا امید ہے کہ یہی لوگ ہدایت یافتہ لوگوں میں سے ہوں گے۔''

حدیث 8

((وَعَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: مَنْ بَنَى مَسْجِدًا يَبْتَغِي بِهِ وَجْهَ اللَّهِ بَنَى اللَّهُ لَهُ مِثْلَهُ فِي الْجَنَّةِ.)) ❷

---

❶ سنن ابو داؤد، كتاب الصلاة، رقم: 449۔ محدث البانی نے اسے ''صحیح'' کہا ہے۔

❷ صحيح بخاری، كتاب الصلاة، رقم: 450.

''اور حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: جس نے اللہ کی رضا کے لیے مسجد تعمیر کی اللہ تعالیٰ اس کے لیے جنت میں ایسا ہی گھر بنائیں گے۔''

حدیث 9

((وَعَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رضی اللہ عنہ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ: مَنْ بَنَى مَسْجِدًا يُذْكَرُ فِيْهِ اسْمُ اللّٰهِ، بَنَى اللّٰهُ لَهُ بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ.)) [1]

''اور حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے مسجد بنائی کہ اُس میں اللہ تعالیٰ کو یاد کیا جاتا ہے تو اللہ اس کے لیے جنت میں گھر بناتا ہے۔''

حدیث 10

((وَعَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: مَنْ بَنٰى مَسْجِدًا لَا يُرِيْدُ بِهٖ رِيَاءً وَلَا سُمْعَةً بَنَى اللّٰهُ لَهٗ بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ.)) [2]

''اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے دکھاوے اور شہرت کے بغیر مسجد بنائی اس کے لیے اللہ جنت میں ایک گھر تعمیر فرمائے گا۔''

---

[1] سنن ابن ماجه، كتاب المساجد، رقم: 735۔ محدث البانی نے اسے ''صحیح'' کہا ہے۔

[2] صحيح الترغيب والترهيب للألباني، رقم: 272.

چھوٹی مسجد کی تعمیر کا بڑا اجر

حدیث 11

((وَعَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ ، أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: مَنْ بَنَى مَسْجِدًا لِلَّهِ كَمَفْحَصِ قَطَاةٍ، أَوْ أَصْغَرَ ، بَنَى اللّٰهُ لَهُ بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ .))[1]

''اور حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس نے چڑیا کے گھونسلے کے برابر یا اس سے بھی چھوٹی مسجد بنائی اللہ تعالیٰ اس کے لیے جنت میں گھر بناتے ہیں۔''

مسجد کی تعمیر صدقہ جاریہ ہے

حدیث 12

((وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: إِنَّ مِمَّا يَلْحَقُ الْمُؤْمِنَ مِنْ عَمَلِهِ وَحَسَنَاتِهِ بَعْدَ مَوْتِهِ، عِلْمًا عَلَّمَهُ وَنَشَرَهُ، وَوَلَدًا صَالِحًا تَرَكَهُ، وَمُصْحَفًا وَرَّثَهُ، أَوْ مَسْجِدًا بَنَاهُ أَوْ بَيْتًا لِابْنِ السَّبِيلِ بَنَاهُ، أَوْ نَهْرًا أَجْرَاهُ، أَوْ صَدَقَةً أَخْرَجَهَا مِنْ مَالِهِ فِي صِحَّتِهِ وَحَيَاتِهِ، يَلْحَقُهُ مِنْ بَعْدِ مَوْتِهِ .))[2]

''اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: مومن کی

---

[1] سنن ابن ماجه، كتاب المساجد، رقم: 838۔ محدث البانی نے اسے ''صحیح'' کہا ہے۔

[2] سنن ابن ماجه، المقدمة، باب ثواب معلم الناس الخير، رقم: 243۔ محدث البانی نے اسے ''حسن'' کہا ہے۔

موت کے بعد اس کے عمل اور نیک کاموں میں سے جس کا ثواب اسے پہنچتا ہے وہ سات ہیں۔ [1] علم جو اس نے دوسروں کو سکھایا اور پھیلایا [2] نیک لڑکا جو اپنے پیچھے چھوڑا [3] قرآن مجید جس کا کسی کو (علمی) وارث بنایا [4] مسجد جو تعمیر کی [5] گھر جو مسافروں کے لیے بنایا [6] نہر جو اس نے جاری کی [7] وہ صدقہ جو اپنی زندگی میں صحت کی حالت میں دیا۔ ان (سات) چیزوں کا ثواب انسان کو اس کی موت کے بعد بھی ملتا رہتا ہے۔''

تقویٰ کی بنیاد پر تعمیر کی گئی مسجد کی اہمیت

حدیث 13

((وَعَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا لَبِثَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فِي بَنِي عَمْرِو بْنِ عَوْفٍ بِضْعَ عَشْرَةَ لَيْلَةً، وَأُسِّسَ الْمَسْجِدُ الَّذِي أُسِّسَ عَلَى التَّقْوَى، وَصَلَّى فِيهِ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ثُمَّ رَكِبَ رَاحِلَتَهُ.))[1]

''اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ (ہجرت کے دوران) رسول اللہ ﷺ بنی عمرو بن عوف کے محلّہ (قبا) میں چند راتیں تشریف فرما رہے اور اس مسجد کی تعمیر فرمائی جس کی بنیاد تقویٰ پر ہے (پھر آپ ﷺ جتنے دن وہاں تشریف فرما رہے) نماز اسی مسجد میں ادا فرماتے رہے۔''

تعمیر مسجد میں رسول اللہ ﷺ کی شرکت

حدیث 14

((وَعَنْهَا رضی اللہ عنہا .... ثُمَّ رَكِبَ رَاحِلَتَهُ فَسَارَ يَمْشِي

[1] صحيح بخاری، كتاب المناقب، رقم: 3906.

مَعَهُ النَّاسُ حَتَّى بَرَكَتْ عِنْدَ مَسْجِدِ الرَّسُولِ ﷺ بِالْمَدِينَةِ وَهُوَ يُصَلِّي فِيهِ يَوْمَئِذٍ رِجَالٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ، وَكَانَ مِرْبَدًا لِلتَّمْرِ لِسُهَيْلٍ وَسَهْلٍ غُلَامَيْنِ يَتِيمَيْنِ فِي حَجْرِ أَسْعَدَ بْنِ زُرَارَةَ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ حِينَ بَرَكَتْ بِهِ رَاحِلَتُهُ: هَذَا إِنْ شَاءَ اللّٰهُ الْمَنْزِلُ ثُمَّ دَعَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ الْغُلَامَيْنِ فَسَاوَمَهُمَا بِالْمِرْبَدِ لِيَتَّخِذَهُ مَسْجِدًا، فَقَالَا [لَا] بَلْ نَهَبُهُ لَكَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ، فَأَبَى رَسُولُ اللّٰهِ أَنْ يَقْبَلَهُ مِنْهُمَا هِبَةً حَتَّى ابْتَاعَهُ مِنْهُمَا، ثُمَّ بَنَاهُ مَسْجِدًا وَطَفِقَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَنْقُلُ مَعَهُمُ اللَّبِنَ فِي بُنْيَانِهِ وَيَقُولُ، وَهُوَ يَنْقُلُ اللَّبِنَ:

هَذَا الْحِمَالُ لَا حِمَالَ خَيْبَرْ
هَذَا أَبَرُّ رَبَّنَا وَأَطْهَرْ

وَيَقُولُ:

اَللّٰهُمَّ إِنَّ الْأَجْرَ أَجْرُ الْآخِرَةِ
فَارْحَمِ الْأَنْصَارَ وَالْمُهَاجِرَهْ [1]

''اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے ہی روایت ہے (قبا سے رخصت ہوتے وقت) آپ ﷺ اپنی اونٹنی پر بیٹھ گئے اور دوسرے لوگ آپ ﷺ کے ساتھ چل رہے تھے۔ اونٹنی مدینہ میں مسجد الرسول ﷺ کے پاس جا کر بیٹھ گئی۔ اس وقت کچھ مسلمان وہاں نماز پڑھتے تھے۔ یہ زمین دو یتیم لڑکوں سہل اور سہیل کی تھی جو وہاں کھجوریں خشک کرتے تھے۔ یہ دونوں بچے اسعد بن زرارہ رضی اللہ عنہ کے زیر تربیت تھے۔ رسول اللہ ﷺ نے، جہاں اونٹنی بیٹھ گئی، اس جگہ کے

[1] صحیح بخاری، کتاب المناقب، رقم: 3906.

متعلق فرمایا: ان شاء اللہ ! ہمارا یہی مقام ہوگا۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے ان دونوں بچوں کو بلوایا اور کھجوریں خشک کرنے کی جگہ کا ان سے بھاؤ کیا تاکہ اسے مسجد بناسکیں۔ ان دونوں نے کہا یا رسول اللہ ﷺ! ہم اس کی قیمت نہیں لیں گے، ہم یہ زمین آپ ﷺ کو ہبہ کردیتے ہیں۔ لیکن رسول اللہ ﷺ نے ہبہ لینا قبول نہ فرمایا بلکہ قیمت دے کر ان سے خرید لی اور وہاں مسجد کی بنیاد رکھی اور اس مسجد کی تعمیر میں رسول اللہ ﷺ سب لوگوں کے ساتھ اینٹیں اُٹھاتے اور ساتھ ساتھ یہ فرماتے: یہ بوجھ اُٹھانا کوئی خیبر کا بوجھ اُٹھانا نہیں ہے بلکہ یہ تو باعث ثواب اور پاکیزہ کام ہے۔ (اے رب ہمارے قبول فرما) اور یہ بھی فرماتے تھے: اے اللہ ! اجر تو آخرت ہی کا اجر ہے تو انصار اور مہاجرین پر رحم فرما۔''

سفر سے واپسی پر پہلے مسجد جانا

حدیث 15

((وَعَنْ كَعْبَ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا قَدِمَ مِنْ سَفَرٍ بَدَءَ بِالْمَسْجِدِ فَصَلَّى فِيهِ.)) [1]

''اور حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب نبی اکرم ﷺ سے سفر سے واپس تشریف لائے تو پہلے مسجد میں آکر نماز ادا فرماتے (پھر گھر تشریف لے جاتے)۔''

---

[1] صحيح بخاری، كتاب الصلاة، باب الصلاة إذا قدم من سفر، معلقاً.

حالت پریشانی میں مسجد جانا

حدیث 16

((وَعَنْ أَبِی مُوْسٰی رضی اللہ عنہ قَالَ: خَسَفَتِ الشَّمْسُ فِی زَمَنِ النَّبِیِّ ﷺ ، فَقَامَ فَزِعًا یَّخْشَی أَنْ تَكُونَ السَّاعَةُ، حَتّٰى أَتَى الْمَسْجِدَ، فَقَامَ يُصَلِّيْ بِأَطْوَلِ قِيَامٍ وَرُكُوعٍ وَسُجُودٍ، مَا رَأَيْتُهُ يَفْعَلُهُ فِي صَلٰوةٍ قَطُّ.)) [1]

''اور حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے عہد میں سورج گرہن ہوا تو آپ ﷺ گھبرا کر اُٹھے کہ شاید قیامت آئی اور مسجد تشریف لے آئے۔ اللہ کے حضور ﷺ نماز کے لیے کھڑے ہوگئے اور اتنا طویل قیام اور رکوع وسجود کیا کہ میں نے آپ ﷺ کو کسی نماز میں کبھی اتنا طویل قیام اور رکوع وسجود کرتے نہیں دیکھا۔''

اذان سن کر مسجد جانا

حدیث 17

((وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: أَتَى النَّبِيَّ ﷺ رَجُلٌ اَعْمٰى فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ! إِنَّهُ لَيْسَ لِي قَائِدٌ يَقُودُنِي إِلَى الْمَسْجِدِ، فَسَأَلَ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ أَنْ يُّرَخِّصَ لَهُ فَيُصَلِّي فِي بَيْتِهِ، فَرَخَّصَ لَهُ فَلَمَّا وَلّٰى دَعَاهُ، فَقَالَ هَلْ تَسْمَعُ النِّدَآءَ بِالصَّلٰوةِ؟ فَقَالَ:

[1] صحیح مسلم، کتاب الکسوف، رقم: 2117.

نَعَمْ! قَالَ فَأَجِبْ .))❶

’’اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک نابینا صحابی (حضرت عبداللہ بن اُم مکتوم رضی اللہ عنہ) حاضر ہوئے اور عرض کی یا رسول اللہ! میرے پاس کوئی ایسا آدمی نہیں جو مجھے مسجد میں لے کر آئے ۔ اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے گھر میں نماز پڑھنے کی اجازت طلب کی ۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے رخصت دے دی ، لیکن جب وہ نابینا صحابی واپس پلٹے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انھیں بلایا اور پوچھا کیا تم اذان کی آواز سنتے ہو؟ اُنھوں نے عرض کیا ہاں یا رسول اللہ! آواز تو سنتا ہوں ۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تو پھر مسجد میں آ کر نماز پڑھو ۔‘‘

فرض نماز گھر میں ادا کرنے پر وعید

حدیث 18

((وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ رضی اللہ عنہ قَالَ: إِنَّ اللّٰهَ شَرَعَ لِنَبِيِّكُمْ سُنَنَ الْهُدٰى ، وَإِنَّهُنَّ مِنْ سُنَنِ الْهُدٰى ، وَلَوْ أَنَّكُمْ صَلَّيْتُمْ فِي بُيُوتِكُمْ كَمَا يُصَلِّي هٰذَا الْمُتَخَلِّفُ فِي بَيْتِهِ لَتَرَكْتُمْ سُنَّةَ نَبِيِّكُمْ ، وَلَوْ تَرَكْتُمْ سُنَّةَ نَبِيِّكُمْ لَضَلَلْتُمْ .))❷

’’اور حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: بے شک اللہ تعالیٰ نے تمہارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے عبادت کے طریقے مقرر فرما دیے ہیں ان میں سے ایک طریقہ یہ ہے کہ جس مسجد میں اذان دی جائے اس میں حاضر ہو کر نماز ادا کرو پس اگر تم اپنے گھروں میں (فرض) نماز پڑھو گے جس طرح فلاں شخص جماعت چھوڑنے والا

---

❶ صحیح مسلم، کتاب المساجد، رقم :1486 .

❷ صحیح مسلم، کتاب المساجد، رقم :1488 .

گھر میں نماز ادا کرتا ہے گویا تم نے اپنے نبی ﷺ کا طریقہ چھوڑ دیا اور اگر تم لوگ اپنے نبی ﷺ کا طریقہ چھوڑ دو گے تو گمراہ ہو جاؤ گے۔''

مسجد میں نہ آنے والے منافق ہیں

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی: ﴿ اِنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ يُخٰدِعُوْنَ اللّٰهَ وَ هُوَ خَادِعُهُمْ ۚ وَ اِذَا قَامُوْٓا اِلَى الصَّلٰوةِ قَامُوْا كُسَالٰى ۙ يُرَآءُوْنَ النَّاسَ وَ لَا يَذْكُرُوْنَ اللّٰهَ اِلَّا قَلِيْلًا ۝١٤٢ ﴾ (النساء : 142)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''بے شک منافقین اللہ کو دھوکا دیتے ہیں، مگر حقیقت یہ ہے کہ اللہ نے انھیں دھوکے میں ڈال رکھا ہے، اور جب وہ نماز کے لیے کھڑے ہوتے ہیں تو دل سے نہ چاہتے ہوئے، لوگوں کو دکھانے کے لیے کھڑے ہوتے ہیں، اور وہ اللہ کو بس تھوڑا ہی یاد کرتے ہیں۔''

حدیث 19

((وَعَنْهُ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: لَقَدْ رَأَيْتُنَا وَمَا يَتَخَلَّفُ عَنِ الصَّلٰوةِ إِلَّا مُنَافِقٌ قَدْ عُلِمَ نِفَاقُهُ، أَوْ مَرِيضٌ، إِنْ كَانَ الْمَرِيضُ لَيَمْشِى بَيْنَ رَجُلَيْنِ حَتّٰى يَأْتِىَ الصَّلٰوةَ.)) [1]

''اور حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم لوگ (یعنی صحابہ کرام رضی اللہ عنہم) یہ سمجھتے تھے کہ مسجد میں آ کر نماز نہ ادا کرنے والا ایسا منافق ہے جس کا نفاق بالکل واضح ہے یا پھر وہ بیمار ہے حالانکہ (ہم میں سے جو شخص بیمار ہوتا) وہ بھی دو آدمیوں کے کندھوں پر ہاتھ رکھ کر مسجد میں آتا اور نماز ادا کرتا۔''

---

[1] صحيح مسلم، كتاب المساجد، رقم: 1487.

عشاء اور فجر کی نماز مسجد میں ادا کرنا

حدیث 20

((وَعَنْ أَبِی هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: إِنَّ أَثْقَلَ صَلٰوةٍ عَلَى الْمُنَافِقِينَ صَلٰوةُ الْعِشَآءِ وَصَلٰوةُ الْفَجْرِ وَلَوْ يَعْلَمُونَ مَا فِيهِمَا لَأَتَوْهُمَا وَلَوْ حَبْوًا.)) [1]

''اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: نمازِ عشاء اور نمازِ فجر مسجد میں آ کر ادا کرنا منافقوں پر بہت بھاری ہے اگر انھیں علم ہو جائے کہ ان دونوں نمازوں کا مسجد میں آ کر ادا کرنا کتنا زیادہ اجر و ثواب کا باعث ہے تو وہ مسجد میں گھٹنوں کے بل چل کر آئیں۔''

اذان سن کر مسجد میں نہ جانے پر وعید

حدیث 21

((وَعَنْهُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: لَقَدْ هَمَمْتُ أَنْ آمُرَ بِالصَّلٰوةِ فَتُقَامَ ثُمَّ آمُرَ رَجُلًا فَيُصَلِّي بِالنَّاسِ، ثُمَّ أَنْطَلِقَ مَعِي بِرِجَالٍ مَعَهُمْ حُزَمٌ مِنْ حَطَبٍ إِلٰى قَوْمٍ لَّا يَشْهَدُونَ الصَّلٰوةَ فَأُحَرِّقَ عَلَيْهِمْ بُيُوتَهُمْ بِالنَّارِ.)) [2]

''اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب کچھ لوگ اللہ کے گھروں میں سے کسی ایک گھر (یعنی مسجد) میں جمع ہو کر قرآن مجید

---

[1] صحيح مسلم، كتاب المساجد، رقم: 1482.
[2] صحيح مسلم، كتاب الذكر والدعاء، رقم: 6853.

کی تلاوت کرتے ہیں اور آپس میں ایک دوسرے سے قرآن پڑھتے ہیں تو ان پر سکینت نازل ہوتی ہے اللہ کی رحمت انھیں ڈھانپ لیتی ہے فرشتے انھیں گھیر لیتے ہیں اور اللہ تعالیٰ ان کا ذکر ان کے پاس کرتے ہیں جو اس کے پاس ہیں (یعنی فرشتے) اور (یاد رکھو!) جس شخص کو اس کے عمل نے پیچھے رکھا اس کا نسب اس کو آگے نہیں کر سکے گا۔''

مساجد اللہ تعالیٰ کے گھر ہیں

حدیث 22

((وَعَنْهُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: مَا اجْتَمَعَ قَوْمٌ فِي بَيْتٍ مِنْ بُيُوتِ اللّٰهِ يَتْلُونَ كِتَابَ اللّٰهِ وَيَتَدَارَسُونَهُ بَيْنَهُمْ إِلَّا نَزَلَتْ عَلَيْهِمُ السَّكِينَةُ، وَغَشِيَتْهُمُ الرَّحْمَةُ، وَحَفَّتْهُمُ الْمَلَائِكَةُ، وَذَكَرَهُمُ اللّٰهُ فِيمَنْ عِنْدَهُ، وَمَنْ بَطَّأَ بِهِ عَمَلُهُ لَمْ يُسْرِعْ بِهِ نَسَبُهُ.))[1]

''اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب کچھ لوگ اللہ کے گھروں میں سے کسی ایک گھر (یعنی مسجد) میں جمع ہو کر قرآن مجید کی تلاوت کرتے ہیں اور آپس میں ایک دوسرے سے قرآن پڑھتے پڑھاتے ہیں تو ان پر سکینت نازل ہوتی ہے اللہ کی رحمت انہیں ڈھانپ لیتی ہے فرشتے انہیں گھیر لیتے ہیں اور اللہ تعالیٰ ان کا ذکر ان کے پاس کرتے ہیں جو اس کے پاس ہیں (یعنی فرشتے) اور (یاد رکھو!) جس شخص کو اس کے عمل نے پیچھے رکھا اس کا نسب اس کو آگے نہیں کر سکے گا۔''

[1] صحيح مسلم، كتاب الذكر والدعاء، رقم: 6853.

مساجد جنت کے باغ ہیں

حدیث 23

((وَعَنْهُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: إِذَا مَرَرْتُمْ بِرِيَاضِ الْجَنَّةِ فَارْتَعُوا قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ! وَمَا رِيَاضُ الْجَنَّةِ؟ قَالَ: الْمَسَاجِدُ قُلْتُ: وَمَا الرَّتْعُ؟ قَالَ: سُبْحَانَ اللّٰهِ، وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ، وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللّٰهُ، وَاللّٰهُ أَكْبَرُ.)) [1]

''اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تمھارا گزر جنت کے باغوں میں سے ہو تو اس کے میوے کھایا کرو۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے عرض کی: یا رسول اللہ! جنت کے باغ کون سے ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مساجد۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے عرض کی میوے کون سے ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: **سُبْحَانَ اللّٰهِ، وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ، وَلَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ، وَاللّٰهُ أَكْبَرُ**''

اللہ تعالیٰ کی سب سے زیادہ پسندیدہ جگہیں مساجد ہیں

حدیث 24

((وَعَنْهُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: أَحَبُّ الْبِلَادِ إِلَى اللّٰهِ مَسَاجِدُهَا، وَأَبْغَضُ الْبِلَادِ إِلَى اللّٰهِ أَسْوَاقُهَا.)) [2]

''اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

---

[1] سنن ترمذی، ابواب الدعوات، رقم: 3510۔ امام ترمذی نے اسے ''حسن'' قرار دیا ہے۔
[2] صحیح مسلم، کتاب المساجد، رقم: 1528.

اللہ تعالیٰ کو شہروں میں سے سب سے زیادہ محبوب جگہیں مساجد ہیں اور شہروں میں سے سب سے زیادہ ناپسندیدہ جگہیں بازار ہیں۔''

مساجد امن وامان اور سلامتی کی جگہیں ہیں

حدیث 25

((وَعَنْ جَابِرِ بْنَ عَبْدِاللّٰهِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: مَرَّ رَجُلٌ فِی الْمَسْجِدِ وَمَعَهُ سِهَامٌ، فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ أَمْسِكْ بِنِصَالِهَا .))❶

''اور حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ مساجد روئے زمین پر اللہ کے گھر ہیں جو آسمان والوں (یعنی فرشتوں) کو اس طرح چمکتی نظر آتی ہیں جس طرح زمین والوں کو آسمان کے ستارے چمکتے نظر آتے ہیں۔''

مساجد فرشتوں کے لیے آسمان کے ستارے

حدیث 26

((وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: اَلْمَسَاجِدُ بُيُوْتُ اللّٰهِ فِی الْاَرْضِ تُضِيءُ لِاَهْلِ السَّمَآءِ كَمَا تُضِيءُ نُجُوْمُ السَّمَآءِ لِاَهْلِ الْاَرْضِ .))❷

''اور حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں مساجد روئے زمین پر اللہ کے گھر ہیں جو آسمان والوں (یعنی فرشتوں) کو اس طرح چمکتی نظر آتی ہیں جس طرح زمین والوں کو آسمان کے ستارے چمکتے نظر آتے ہیں۔''

---

❶ صحیح بخاری، کتاب الصلاة، رقم: 451.

❷ مجمع الزوائد: 110/2، رقم: 1934.

مسجد ہر مومن آدمی کا گھر ہے

حدیث 27

((وَعَنْ اَبِی الدَّرْدَاءِ رضی اللہ عنہ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: الْمَسْجِدُ بَيْتُ كُلِّ تَقِيٍّ .)) [1]

''حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے کہ مسجد ہر متقی شخص کا گھر ہے۔''

مساجد خیر و برکت کا منبع اور ہدایت کا سرچشمہ ہیں

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿اِنَّ اَوَّلَ بَيْتٍ وُّضِعَ لِلنَّاسِ لَلَّذِىْ بِبَكَّةَ مُبٰرَكًا وَّهُدًى لِّلْعٰلَمِيْنَ ۝ فِيْهِ اٰيٰتٌۢ بَيِّنٰتٌ مَّقَامُ اِبْرٰهِيْمَ ۚ وَمَنْ دَخَلَهٗ كَانَ اٰمِنًا ؕ وَلِلّٰهِ عَلَى النَّاسِ حِجُّ الْبَيْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ اِلَيْهِ سَبِيْلًا ؕ وَمَنْ كَفَرَ فَاِنَّ اللّٰهَ غَنِيٌّ عَنِ الْعٰلَمِيْنَ ۝﴾ (آل عمران: 96، 97)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''بے شک (اللہ کا) پہلا گھر جو لوگوں کے لیے مقرر کیا گیا وہی ہے جو مکہ میں ہے۔ وہ تمام دنیا کے لیے بڑی برکت اور ہدایت والا ہے۔ اس میں واضح نشانیاں ہیں (اور) مقام ابراہیم ہے، اور جو اس میں داخل ہو جائے، وہ امن والا ہو جاتا ہے، اللہ نے ان لوگوں پر بیت اللہ کا حج فرض کیا ہے جو اس کی طرف سفر کرنے کی طاقت رکھتے ہوں اور جس نے کفر کیا تو بے شک اللہ ساری دنیا سے بے پرواہے۔''

---

[1] سلسلة الاحاديث الصحيحة ، رقم: 716.

حدیث 28

((وَعَنْ أَبِي ذَرٍّ رضی اللہ عنہ قَالَ: قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ! أَيُّ مَسْجِدٍ وُضِعَ فِي الْأَرْضِ أَوَّلُ؟ قَالَ: الْمَسْجِدُ الْحَرَامُ قُلْتُ: ثُمَّ أَيٌّ؟ قَالَ الْمَسْجِدُ الْاَقْصٰى قُلْتُ: كَمْ بَيْنَهُمَا؟ قَالَ: أَرْبَعُونَ سَنَةً وَأَيْنَمَا أَدْرَكَتْكَ الصَّلٰوةُ فَصَلِّ فَهُوَ مَسْجِدٌ.)) ❶

''اور حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے عرض کیا، یا رسول اللہ! زمین پر سب سے پہلے کون سی مسجد تعمیر کی گئی؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مسجد حرام۔ میں نے عرض کیا: اس کے بعد کون سی؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مسجد اقصیٰ۔ میں نے عرض کیا: ان دونوں کی تعمیر کے درمیان کتنا عرصہ ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: چالیس سال! اور تجھے جہاں بھی نماز کا وقت آجائے وہیں نماز پڑھ لے۔ وہ جگہ مسجد (ہی) ہے۔''

مسجد حرام میں نماز کا ثواب

حدیث 29

((وَعَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: صَلَاةٌ فِي مَسْجِدِيْ اَفْضَلُ مِنْ اَلْفِ صَلَاةٍ فِيْمَا سِوَاهُ اِلَّا الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ، وَصَلَاةٌ فِي الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ اَفْضَلُ مِنْ مِائَةِ اَلْفِ صَلَاةٍ فِيْهِ سِوَاهُ.)) ❷

---

❶ صحيح مسلم، كتاب المساجد، رقم: 1161.

❷ صحيح الجامع الصغير، رقم: 3732.

’’اور حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میری مسجد میں نماز ادا کرنے کا اجر (دوسری مساجد کے مقابلے میں) ہزار گنا زیادہ ہے سوائے مسجد حرام کے اور مسجد حرام میں ایک نماز کا ثواب (دوسری مساجد کے مقابلے میں) ایک لاکھ گنا زیادہ ہے۔‘‘

مسجد اقصیٰ کی فضیلت

قَالَ اللّٰهُ تَعالٰى: ﴿سُبْحٰنَ الَّذِیْٓ اَسْرٰى بِعَبْدِهٖ لَیْلًا مِّنَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ اِلَى الْمَسْجِدِ الْاَقْصَا الَّذِیْ بٰرَكْنَا حَوْلَهٗ لِنُرِیَهٗ مِنْ اٰیٰتِنَا ؕ اِنَّهٗ هُوَ السَّمِیْعُ الْبَصِیْرُ ۝﴾ (بنی اسرائیل : 1)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ’’پاک ہے وہ (اللہ) جو اپنے بندے کو رات کے ایک حصے میں مسجد حرام سے مسجد اقصیٰ تک لے گیا جس کے ماحول کو ہم نے برکت دی ہے، تا کہ ہم اسے اپنی کچھ نشانیاں دکھائیں۔ بے شک وہی خوب سننے والا، خوب دیکھنے والا ہے۔‘‘

حدیث 30

((وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رضی اللہ عنہ عَنْ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ: لَمَّا فَرَغَ سُلَیْمَانُ بْنُ دَاوُدَ ۔عَلَیْهِمَا السَّلَامُ۔ مِنْ بِنَاءِ بَیْتِ الْمَقْدِسِ سَأَلَ اللّٰهَ ثَلَاثًا: حُكْمًا یُصَادِفُ حُكْمَهُ، وَمُلْكًا لَا یَنْبَغِی لِأَحَدٍ مِنْ بَعْدِهِ، وَأَلَّا یَأْتِیَ هٰذَا الْمَسْجِدَ أَحَدٌ ۔لَا یُرِیدُ إِلَّا الصَّلَاةَ فِیهِ۔ إِلَّا خَرَجَ مِنْ ذُنُوبِهِ كَیَوْمِ وَلَدَتْهُ أُمُّهُ، فَقَالَ النَّبِیُّ ﷺ أَمَّا اثْنَتَانِ فَقَدْ أُعْطِیَهُمَا، وَأَرْجُو أَنْ یَكُونَ قَدْ أُعْطِیَ الثَّالِثَةَ.)) [1]

[1] سنن ابن ماجه، كتاب الصلاة، رقم: 1408۔ محدث البانی نے اسے ’’صحیح‘‘ کہا ہے۔

''اور حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: حضرت سلیمان علیہ السلام بن داود علیہ السلام جب بیت المقدس کی تعمیر سے فارغ ہوئے تو اللہ تعالیٰ سے تین دعائیں مانگیں ۔ [1] اللہ تعالیٰ انھیں ایسی حکومت دے جس میں وہ اللہ کے حکم کے مطابق فیصلے کریں ۔ [2] اللہ انھیں ایسی حکومت دے کہ ان کے بعد ایسی حکومت کسی دوسرے کو نہ ملے ۔ [3] جو شخص اس مسجد میں نماز کے ارادے سے آئے وہ گناہوں سے اس طرح پاک صاف ہو جائے جیسے آج ہی ماں کے پیٹ سے پیدا ہوا ہے ۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ نے ان کی دو دعائیں تو قبول فرما لیں مجھے امید ہے کہ اللہ تعالیٰ تیسری دعا بھی قبول فرما لیں گے ۔''

مسجد نبوی کی طرف سفر کی فضیلت

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی: ﴿لَا تَقُمْ فِیْهِ اَبَدًا ؕ لَمَسْجِدٌ اُسِّسَ عَلَی التَّقْوٰی مِنْ اَوَّلِ یَوْمٍ اَحَقُّ اَنْ تَقُوْمَ فِیْهِ ؕ فِیْهِ رِجَالٌ یُّحِبُّوْنَ اَنْ یَّتَطَهَّرُوْا ؕ وَاللّٰهُ یُحِبُّ الْمُطَّهِّرِیْنَ ۝۱۰۸﴾ (التوبة : 108)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''(اے نبی!) آپ اس مسجد (ضرار) میں کبھی بھی کھڑے نہ ہوں، البتہ وہ مسجد جس کی بنیاد اول روز ہی سے تقوے پر رکھی گئی ہے اس کی زیادہ حق دار ہے کہ آپ اس میں کھڑے ہوں ۔ اس میں ایسے لوگ ہیں جو (اس بات کو) پسند کرتے ہیں کہ وہ پاک صاف ہوں اور اللہ پاک صاف رہنے والوں کو پسند کرتا ہے ۔''

حدیث 31

((وَعَنْ أَبِی هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ یَبْلُغُ بِهِ النَّبِیَّ صلی اللہ علیہ وسلم: لَا تُشَدُّ الرِّحَالُ إِلَّا

اِلَى ثَلَاثَةِ مَسَاجِدَ: مَسْجِدِي هٰذَا، وَمَسْجِدِ الْحَرَامِ وَمَسْجِدِ الْاَقْصٰی .)) ❶

''اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تین مساجد کے علاوہ کسی دوسری مسجد کا (زیادہ ثواب حاصل کرنے کی نیت سے) سفر اختیار نہ کیا جائے۔ [1] مسجد نبوی [2] مسجد حرام اور [3] مسجد اقصیٰ۔''

مسجد قباء میں دو رکعت نماز ادا کرنے کا ثواب

حدیث 32

((وَعَنْ سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ أَبِي: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: مَنْ خَرَجَ حَتَّى يَأْتِيَ هَذَا الْمَسْجِدَ مَسْجِدَ قُبَاءَ فَصَلَّى فِيهِ كَانَ لَهُ عَدْلُ عُمْرَةٍ .)) ❷

''اور حضرت سہل بن حنیف رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص (اپنے گھر سے) نکلے اور اس مسجد یعنی مسجد قباء میں آکر (دو رکعت) نماز ادا کرے، تو اسے عمرہ کے برابر ثواب ملے گا۔''

اللہ تعالیٰ کی مسجدوں سے محبت

حدیث 33

((وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: أَحَبُّ الْبِلَادِ

---

❶ صحیح مسلم، کتاب الحج، رقم: 3384.

❷ سنن نسائی، کتاب المساجد، رقم: 699۔ محدث البانی نے اسے ''صحیح'' کہا ہے۔

إِلَى اللهِ مَسَاجِدُهَا وَأَبْغَضُ الْبِلَادِ إِلَى اللهِ أَسْوَاقُهَا .))❶

''اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: شہروں میں سے اللہ تعالیٰ کی سب سے زیادہ محبوب جگہیں مساجد ہیں اور شہروں میں سے سب سے زیادہ ناپسندیدہ جگہیں بازار ہیں۔''

مسجد سے گہرا تعلق رکھنے کا ثواب

حدیث 34

((وَعَنْهُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: سَبْعَةٌ يُظِلُّهُمُ اللَّهُ فِي ظِلِّهِ يَوْمَ لَا ظِلَّ إِلَّا ظِلُّهُ: الْإِمَامُ الْعَادِلُ، وَشَابٌّ نَشَأَ فِي عِبَادَةِ رَبِّهِ، وَرَجُلٌ قَلْبُهُ مُعَلَّقٌ فِي الْمَسَاجِدِ، وَرَجُلَانِ تَحَابَّا فِي اللَّهِ اجْتَمَعَا عَلَيْهِ وَتَفَرَّقَا عَلَيْهِ، وَرَجُلٌ طَلَبَتْهُ امْرَأَةٌ ذَاتُ مَنْصِبٍ وَجَمَالٍ فَقَالَ: إِنِّي أَخَافُ اللَّهَ، وَرَجُلٌ تَصَدَّقَ أَخْفَى حَتَّى لَا تَعْلَمَ شِمَالُهُ مَا تُنْفِقُ يَمِينُهُ، وَرَجُلٌ ذَكَرَ اللَّهَ خَالِيًا فَفَاضَتْ عَيْنَاهُ .))❷

''اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: سات آدمیوں کو اللہ تعالیٰ (اپنے عرش کا) سایہ مہیا کرے گا جب اس کے (عرش کے) سائے کے علاوہ کہیں سایہ نہ ہوگا [1] انصاف کرنے والا حکمران [2] وہ نوجوان جس نے اپنی نوجوانی اللہ کی عبادت میں گزار دی [3] وہ شخص جس کا دل ہر وقت مسجد میں اٹکا رہتا ہے۔ [4] وہ دو آدمی جنھوں نے خالص

❶ صحیح مسلم، کتاب المساجد، رقم: 1528.
❷ صحیح بخاری، کتاب الاذان، رقم: 660.

اللہ کی رضا کے لیے ایک دوسرے سے محبت کی اس محبت پر اکٹھے ہوئے اور اس محبت پر الگ ہوئے۔ [5] وہ مرد جسے اونچے خاندان اور حسین وجمیل عورت نے دعوتِ گناہ دی لیکن اس نے یہ کہہ کر انکار کر دیا کہ میں اللہ سے ڈرتا ہوں۔ [6] وہ مرد جس نے اس طرح صدقہ کیا کہ بائیں ہاتھ کو بھی علم تک نہ ہو کہ دائیں ہاتھ نے کیا صدقہ کیا ہے [7] وہ مرد جس نے تنہائی میں اللہ کو یاد کیا اور اس کی آنکھوں سے (اللہ کے ڈر سے) آنسو بہہ نکلے۔''

مساجد کو صاف ستھرا اور خوشبودار رکھنے کا حکم

حدیث 35

((وَعَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: أَمَرَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ بِبِنَاءِ الْمَسَاجِدِ فِي الدُّورِ، وَأَنْ تُنَظَّفَ وَتُطَيَّبَ.)) ❶

''اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے محلوں میں مساجد بنانے، انھیں پاک صاف اور خوشبودار رکھنے کا حکم دیا ہے۔''

مسجد کی صفائی کی اہمیت

حدیث 36

((وَعَنْ أَنَسٍ رضی اللہ عنہ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ رَأَى نُخَامَةً فِي الْقِبْلَةِ فَشَقَّ ذٰلِكَ عَلَيْهِ حَتّٰى رُئِيَ فِي وَجْهِهِ، فَقَامَ فَحَكَّهُ بِيَدِهِ.)) ❷

''اور حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے قبلہ کی دیوار پر بلغم لگا

❶ صحيح سنن ابی داؤد، رقم: 436.
❷ صحيح بخاری، کتاب الصلاۃ، رقم: 405.

ہوا دیکھا تو آپ ﷺ کو سخت ناگوار محسوس ہوا حتیٰ کہ آپ ﷺ کے چہرہ مبارک پر بھی ناگواری کے آثار دکھائی دیئے، آپ ﷺ اُٹھے اور اپنے دست مبارک سے اسے صاف کر دیا۔''

خادم مسجد کی فضیلت

حدیث 37

((وَعَنْ أَبِی هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ امْرَأَةً سَوْدَاءَ كَانَتْ تَقُمُّ الْمَسْجِدَ أَوْ شَابًّا فَفَقَدَهَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فَسَأَلَ عَنْهَا أَوْ عَنْهُ؟ فَقَالُوا: مَاتَ، قَالَ: أَفَلَا كُنْتُمْ آذَنْتُمُونِی؟ قَالَ: فَكَأَنَّهُمْ صَغَّرُوا أَمْرَهَا أَوْ أَمْرَهُ فَقَالَ: دُلُّونِی عَلٰى قَبْرِهٖ، فَدَلُّوهُ، فَصَلّٰى عَلَيْهَا، ثُمَّ قَالَ: إِنَّ هٰذِهِ الْقُبُورَ مَمْلُوئَةٌ ظُلْمَةً عَلٰى أَهْلِهَا، وَإِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ يُنَوِّرُهَا لَهُمْ بِصَلٰوتِی عَلَيْهِمْ.)) [1]

''اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک کالے رنگ کی عورت (یا مرد) مسجد کی خدمت کرتی تھی رسول اللہ ﷺ کو (چند دن) نظر نہ آئی تو آپ ﷺ نے لوگوں سے اس کے بارے میں سوال کیا تو لوگوں نے بتایا وہ تو فوت ہو چکی ہے آپ ﷺ نے فرمایا تم لوگوں نے مجھے کیوں نہیں بتایا؟ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں لوگوں نے اسے معمولی بات سمجھ کر آپ ﷺ کو اطلاع نہ دی۔ آپ ﷺ نے فرمایا مجھے اس کی قبر بتاؤ لوگوں نے رسول اللہ ﷺ کو اس کی قبر بتائی تو آپ ﷺ نے اس پر نماز جنازہ پڑھی۔ پھر فرمایا یہ قبریں تاریکی سے بھری ہوئی ہیں میری نماز (یا دعاء) کی وجہ سے اللہ انھیں روشن فرما دیتا ہے۔''

[1] صحیح مسلم، کتاب الجنائز، رقم: 2215.

مسجد میں نماز کے لیے آنے کا ثواب

حدیث 38

((وَعَنْ سَلْمَانَ رضی اللہ عنہ اَنَّ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ: مَنْ تَوَضَّأَ فِی بَیْتِہٖ فَاَحْسَنَ الْوُضُوْءَ ثُمَّ اَتَی الْمَسْجِدَ فَھُوَ زَائِرُ اللّٰہِ؛ وَحَقٌّ عَلَی الْمَزُوْرِ اَنْ یُّکْرِمَ الزَّائِرَ .))[1]

''اور حضرت سلمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس نے گھر میں وضو کیا اور بہت اچھا وضو کیا پھر مسجد میں حاضر ہوا وہ اللہ کا مہمان ہے اور میزبان پر یہ حق ہے کہ وہ اپنے مہمان کی عزت کرے۔''

حدیث 39

((وَعَنْ عَبْدِاللّٰہِ بْنِ عَمْرٍو رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ النَّبِیُّ ﷺ: مَنْ رَاحَ اِلَی الْمَسْجِدِ جَمَاعَۃً فَخُطْوَتَاہُ، خُطْوَۃٌ تَمْحُوْا سَیِّئَۃً وَخُطْوَۃٌ تَکْتُبُ حَسَنَۃً ذَاھِبًا وَرَاجِعًا .))[2]

''اور حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص جماعت میں شرکت کے لیے مسجد میں گیا اس کے ہر قدم پر ایک گناہ معاف ہوتا ہے اور ایک نیکی نامہ اعمال میں لکھی جاتی ہے مسجد جاتے ہوئے بھی اور گھر واپس آتے ہوئے بھی۔''

---

[1] صحیح الترغیب والترھیب، رقم: 320۔ محدث البانی نے اسے ''صحیح'' کہا ہے۔

[2] صحیح ابن حبان، کتاب الصلاۃ، رقم: 2039/5۔ ابن حبان نے اسے ''صحیح'' کہا ہے۔

خواتین کا مسجد میں جا کر نماز ادا کرنا بشرطیکہ فتنہ کا ڈر نہ ہو

حدیث 40

((وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: لَا تَمْنَعُوا نِسَائَكُمْ الْمَسَاجِدَ وَبُيُوتُهُنَّ خَيْرٌ لَهُنَّ .)) [1]

''اور حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: عورتوں کو مسجد میں جانے سے منع نہ کرو (لیکن جب فتنہ کا ڈر ہو تو پھر) ان کے گھر ان کے لیے بہتر ہیں۔''

مسجد میں داخل ہونے اور نکلنے کی دعائیں

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿يٰبَنِيْٓ اٰدَمَ خُذُوْا زِيْنَتَكُمْ عِنْدَ كُلِّ مَسْجِدٍ وَّ كُلُوْا وَاشْرَبُوْا وَلَا تُسْرِفُوْا ۚ اِنَّهٗ لَا يُحِبُّ الْمُسْرِفِيْنَ ﴿٣١﴾﴾ (الاعراف : 31)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''اے بنی آدم! تم ہر نماز کے وقت اپنی زینت اختیار کرو، اور کھاؤ اور پیو، اور فضول خرچی نہ کرو، بے شک وہ فضول خرچی کرنے والوں کو پسند نہیں کرتا۔''

حدیث 41

((وَعَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ ، قَالَتْ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ إِذَا دَخَلَ الْمَسْجِدَ يَقُولُ: بِسْمِ اللّٰهِ وَالسَّلَامُ عَلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ ، اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِي ذُنُوبِي وَافْتَحْ لِي أَبْوَابَ رَحْمَتِكَ

---

[1] سنن ابو داؤد، كتاب الصلاة، رقم: 567، سلسلة الصحيحة، رقم: 1396 .

وَإِذَا خَرَجَ قَالَ: بِسْمِ اللّٰهِ وَالسَّلَامُ عَلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ، اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِي ذُنُوبِي وَافْتَحْ لِي أَبْوَابَ فَضْلِكَ .)) ❶

''اور حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا بنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب مسجد میں داخل ہوتے تو فرماتے: اللہ کے نام سے مسجد میں داخل ہوتا ہوں، سلامتی ہو اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر، یا اللہ میرے گناہ معاف فرما اور میرے لیے اپنی رحمت کے دروازے کھول دے۔ اور جب مسجد سے نکلتے تو فرماتے: اللہ کے نام سے مسجد سے نکلتا ہوں، سلامتی ہو اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر، یا اللہ میرے گناہ معاف فرما اور میرے لیے اپنے فضل کے دروازے کھول دے۔''

وَصَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلٰى خَيْرِ خَلْقِهٖ مُحَمَّدٍ وَّآلِهٖ وَصَحْبِهٖ أَجْمَعِيْنَ

❶ سنن ابن ماجه، کتاب الصلاة، رقم: 771۔ محدث البانی نے اسے ''صحیح'' کہا ہے۔

فہرست آیاتِ قرآنیہ

فہرست احادیثِ نبویہ

مراجع ومصادر

1: قرآن حکیم.

2: الـجامع الصحيح المسند، للإمام محمد بن إسماعيل البخاری، ومعه فتح الباری، المكتبة السلفية، دارالفكر، بيروت.

3: الـجـامـع الصحيح للإمام محمد بن عيسى الترمذی، تحقيق: الشيخ أحمد شاكر، مطبعة مصطفى البابی الجلبی، القاهرة، 1398هـ.

4: السـنن لأبی داود سليمان بن الأشعث السجستانی (ت 275هـ)، دار إحياء السنة النبوية، القاهرة.

5: السـنن لعبد الله محمد بن يزيد القزوينی، ابن ماجه (ت 273هـ)، تحقيق: محمد فؤاد عبد الباقی، مطبعة الحلبی، القاهرة.

6: المسند للإمام أحمد بن حنبل، المكتب الإسلامی، بيروت، 1398هـ.

7: السـنـن لأبـي عبـد الرحمٰن أحمد بن شعيب النسائی (ت 303هـ)، مكتبة المعارف للنشر والتوزيع، الرياض.

8: سلسلة الأحاديث الصحيحة للألبانی، طبعة مكتبة المعارف، الرياض.

9: صحيح الجامع الصغير للألبانی، طبعة المكتب الإسلامی.

10: صـحيـح مسـلم للإمام مسلم بن الحجاج، تحقيق: محمد فؤاد عبدالباقی، دار إحياء التراث، بيروت.

11: مـجـمـع الزوائد ومنبع الفوائد، للحافظ نور الدين الهيثمی، منشورات دار الكتاب العربی، بيروت، 1402هـ.

12: مشكوٰة الـمـصـابيـح للتبريزی، تحقيق نزار تميم وهيثم نزار تميم، طبعة شركة دار الأرقم بن أبی الأرقم، بيروت.